سوال

(92)مرحومہ کے ترکہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام بیچ اس مسئلے کے :

1۔ ایک خاتون ماہ فروری 1998ء کو رحلت فرمائی رحلت کے وقت مرحومہ کی عمر (70) سال تھی۔

2۔ مرحومہ کے نام ایک سکنی مکان ہے۔

3۔ مرحومہ کے نہ والد حیات ہیں اور نہ والدہ حیات ہے جو تقسیم ہند کے وقت شہید ہوگئے تھے۔

4۔ مرحومہ کے نہ دادا اور نہ دادی حیات ہیں۔

5۔ مرحومہ کا کوئی چچا نہ تھا۔

6۔ مرحومہ کے نہ نانا اور نہ نانی حیات ہیں۔

7۔ مرحومہ کا نہ ماموں حیات ہے۔

8۔ مرحومہ کے ماموں کی اولاد حیات نہ ہے۔

9۔ مرحومہ کے نہ پردادا اور نہ پردادی حیات ہے۔

10۔ مرحومہ کی ایک بہن تھی جو فوت ہوچکی ہے وہ غیر شادی شدہ تھی۔

11۔ مرحومہ کا کوئی بھائی نہ تھا۔

12۔ مرحومہ کا خاوند حیات ہے۔

13۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہ ہے۔

14۔ مرحومہ کی ایک پھوپھی تھی جس کا انتقال قیام پاکستان سے پہلے ہوچکا ہے۔ ان کا ایک بیٹا اور تین بیٹیاں حیات ہیں۔

اندریں حالات مندرجہ بالا افراد سے کون کون سے شرعی وارثان بنتے ہیں۔ اور اگر یہ سب ہی وارثان ہیں ان افراد کا سکنی مکان مذکورہ میں کتنا کتنا شرعی حصہ بنتا ہے۔ وما توفیقی الا

باللہ، العارض : صبغت اللہ خان۔ 17-8-2000

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال۔ صورت مذکورہ میں میت کا وارث اصحاب الفروض میں سے اس کا شوہر اور ذوالارحام میں سے پھوپھی اور خالہ کی اولاد ہے شوہر کا حصہ اولاد نہ ہونے کی صورت میں نصف 2/1 ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ

"اور تمہارے لیے اس ترکے کا نصف 2/1 حصہ ہے جو تمہاری بیویوں نے چھوڑا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو۔"

لہذا اس نص قطعی کی بنا پر شوہر کا نصف حصہ ہے باقی نصف پھوپھی اور خالہ کی اولاد میں راجح موقف کی بنا پر تقسیم ہوگا۔ اور ان کی تقسیم میں فرق ہے۔ پھوپھی اور خالہ کی اولاد ذوی الارحام کی صف رابع میں شامل ہیں۔ شیخ صالح بن فوزان "التحقیقات المرضیہ فی المباحث الفرضیۃ" ص 260 رقمطراز ہیں۔

"الرابع من ینتمی الی أجداد المیت وجداته، وھم الأعمام لأم، والعمات مطلقاً، وبنات الأعمام مطلقاً والخؤولة مطلقاً وإن تباعدوا، وأولادھم وإن نزلوا "

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ذوی الارحام کی چوتھی قسم کا بیان :

1۔ اگر قرابت صرف باپ کی طرف سے ہو مثلاً پھوپھیاں اور اخیافی چچے یا صرف ماں کی طرف سے ہو مثلاً ماموں اور خالہ اس صورت میں جس کی قرابت زیادہ قوی ہے وہ بالاتفاق ترکہ کا حقدار ہے۔

(تعلیم الفرائض ص 48) آگے جا کر فرماتے ہیں : اگر قرابت مختلف ہے کوئی باپ سے ہے کوئی ماں کی طرف سے تو پھر قوت قرابت کا اعتبار نہیں مثلاً ایک عینی پھوپھی ہے دوسری اخیافی خالہ یا عینی خالہ اور اخیافی پھوپھی اس صورت میں ماں کے قرابت کی ایک تہائی خالہ کے لئے اور باپ کی قرابت کی دو تہائی حصہ پھوپھی کے لئے ہے۔

(تعلیم الفرائض ص 48)

مذکورہ بالا توضیح سے معلوم ہوا کہ پھوپھی اور خالہ کی اولاد ذوی الارحام کی چوتھی قسم میں سے ہے۔ شوہر کا حصہ 2/1 نکالنے کے بعد باقی جائیداد ان میں تقسیم ہوگی۔ ان کی قرابت کی جہت چونکہ مختلف ہے پھوپھی کی اولاد کے لئے میت کی جہت قرابت ماں ہے۔

باپ کی جہت قرابت والوں کو دو تہائی 3/2 اور ماں کی جہت قرابت والوں کو ایک تہائی 3/1 حصہ ملے گا۔ تفصیل کے لئے تعلیم الفرائض اور التحقیقات المرضیہ فی المباحث الفرضیۃ ملاحظہ ہو۔

پھوپھی اور خالہ کی اولاد کا جو علیحدہ علیحدہ حصہ نکلے گا وہ قرآنی آیت لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ کے تحت تقسیم ہوگا۔ یعنی دو لڑکیوں کو ایک لڑکے کے برابر۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد3۔کتاب المیراث-صفحہ459

محدث فتویٰ